خدا تعالیٰ کی صفت المھیمن کے لغوی معنی اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں پُر معارف تشریح

جب بندہ اپنی رضا کو رضائے الٰہی کے ماتحت کر دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کا محافظ ہو جاتا ہے

قرآن شریف ایک زندہ اور روشن کتاب ہے اس کے بغیر عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہو سکتا اس لئے اسے کثرت سے پڑھو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8/اگست 2008ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8/اگست 2008ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور انور نے خدا تعالیٰ کی صفت المھیمن کے لغوی معنی اور مختلف مفسرین اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں اس کی پُر معارف تشریح بیان فرمائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی ایک صفت المھیمن ہے۔ مختلف لغات سے اس کے معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ المھیمن کے معانی گواہ کے ہیں اور وہ ذات جو مخلوقات کے معاملات پر نگران اور محافظ ہو۔ پھر مھیمن کے معنی امین یعنی امانتدار کے ہیں۔ پھر فرمایا کہ المھیمن مومن کے معنوں میں بھی آیا ہے یعنی وہ ذات جو دوسروں کو خوف سے امن میں رکھنے والی ہو۔ پھر قرآن کریم کے مھیمن علیہ ہونے کا ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے کہ یہ کتب سابقہ پر نگران اور محافظ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اس صفت کا استعمال دو جگہ یعنی سورۃ مائدہ کی آیت 49 اور سورۃ حشر کی آیت 24 میں ہوا ہے۔ حضور انور نے بعض مفسرین کے حوالے سے فرمایا کہ قرآن کریم کو جو مھیمن علیہ کہا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تمام محافظ کتابوں کے تغیر و تبدل ہونے پر نگران ہے اور اب یہ قرآن ان کی سچائی اور صحت اور پختگی اور شریعت کے بنیادی اور فروعی اصول کی گواہی دے گا اور پرانی شریعتوں کے جو احکام منسوخ ہو گئے یا جو باقی رہ گئے ان سب کی تعیین اب یہ کرے گا۔ پس اب یہ قرآن کریم ہے جو آخری شرعی کتاب ہے جس کو آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مھیمن علیہ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کی بھی یقین دہانی کرا دی۔ اس بارے میں ایک اور جگہ واضح الفاظ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ہی اس ذکر کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک تو یہ تحریری صورت میں بھی پندرہ سو سال سے محفوظ ہے دوسرے لاکھوں حفاظ کے سینوں میں زبانی بھی محفوظ ہے اور پھر مجددین کے ذریعے اس کی تعلیم پر عمل بھی ہمیشہ محفوظ رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم مستقل اور ہر زمانے کے لئے ہے اور ہر زمانے کے حالات کے مطابق اس پر غور کرنے والوں پر اس تعلیم کے عجائبات اور راز کھلتے ہیں۔ پس اگر اس تعلیم سے حقیقی فائدہ اٹھانا ہے تو پھر اس تعلیم کا جوا اپنی گردن پر ڈالنا ہوگا اور پھر اسی وجہ سے ہر شخص ایمان میں بھی مضبوط ہوتا چلا جائے گا اور خدا تعالیٰ کی صفت المھیمن سے فیض اٹھائے گا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر احسان کیا ہے جو ان کی تعلیموں کو جو قصہ کے رنگ میں تھیں علمی رنگ دے دیا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی شخص ان قصوں اور کہانیوں سے نجات نہیں پا سکتا جب تک وہ قرآن شریف کو نہ پڑھے کیونکہ قرآن کریم ہی کی شان ہے کہ وہ ایک فیصلہ کن کلام ہے اور ہرگز کوئی بیہودہ کلام نہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میزان، مھیمن، نور اور شفاء اور رحمت ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر کھول دیا ہے کہ قرآن شریف ایک زندہ اور روشن کتاب ہے، بدوں اس کے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہو سکتا اور میں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعے دین حق کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو اس لئے قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو۔

حضور انور نے فرمایا کہ نیکیوں میں بڑھنے والے اپنی دولت دونوں ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور جب ایک مومن ان نیکیوں کے حصول میں بڑھتا چلا جاتا ہے تو تب وہ اس خدا کی پناہ میں آجاتا ہے جو ایک ہے، زمین و آسمان کا بادشاہ ہے، قدوس ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے اور جو مھیمن ہے، عزیز ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے اور جو کبریائی والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی صفات کا فہم حاصل کرنا ہر مومن کا فرض ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ انسان کے اندر جب حقیقی ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو اس کو اعمال میں ایک خاص لذت آتی ہے اور اس کی معرفت کی آنکھ کھل جاتی ہے اور وہ اس طرح نماز پڑھتا ہے جس طرح نماز پڑھنے کا حق ہوتا ہے، گناہوں سے اسے بیزاری پیدا ہو جاتی ہے، جب وہ اپنی رضا کو رضائے الٰہی کے ماتحت کر دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کا محافظ اور نگران ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان میں کامل کرے اور اسے بڑھاتا رہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کا صحیح ادراک رکھتے ہوئے ہمیشہ نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتے ہوئے اس کی تائیدات و نصرت کے نظارے دیکھتے چلے جائیں۔

حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے دوران جامعہ احمدیہ قادیان کے دو نوجوانوں مکرم وسیم احمد صاحب اور مکرم حافظ اطہر احمد صاحب کی وفات کا ذکر کیا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان دونوں کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔